اللہ تعالیٰ نے ان سے فقہ حنفی کی یہ بڑی شان دار خدمت لے لی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
بہرحال یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ چونکہ فاضل مصنف کا اصل مقصد مسلکِ حنفی کی تائید اور احادیث سے اُس کا اثبات رہا ہے اس لئے انھوں نے متعلقہ احادیث کے متن و سند سے متعلق ان بعض مباحث سے تعرض نہیں کیا ہے جو ان احادیث کو دیکھ کر طبعاً پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ص ۲۰۳ پر انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ فقال لہ اللہ ویداہ مقبوضتان میں اللہ تعالیٰ کے قبض ید سے کیا مراد ہے؟ حضرت آدمؑ کا طول ستون ذراعاً تھا اس کا کیا مطلب ہے۔؟ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے ثلٰث کذبات کو معاریض کہہ کر اُس سے سرسری طور پر گذر جانا تشفّی اور مسئلہ کی توضیح کے لئے کافی نہیں۔
کتاب کی کل پانچ جلدیں ہوں گی۔ یہ جلد کتاب الآداب سے شروع ہو کر باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السّلام پر ختم ہوئی ہے۔ خدا کرے پانچویں جلد بھی جلد شائع ہو۔

میرا عقیدہ :۔ از :۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۳۸ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
پتہ :۔ مکتبہ جامعہ لیمیٹڈ۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی کتاب ترجمان القرآن کی پہلی جلد جب شائع ہوئی ہے تو اس میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر کی چند عبارتوں سے بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوگئی تھی کہ مولانا نجات کے لئے صرف ایمان باللہ اور عملِ صالح کو کافی سمجھتے ہیں اس پر اس زمانہ میں بہت شور و غل ہوا اور متعدد اصحاب نے مقالات لکھے۔ مگر جیسا کہ مولانا کی عادت تھی اخبارات میں تو اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا اور نہ اپنی صفائی پیش کی البتہ بعض دوستوں کے خطوط کے جوابات لکھے اور ان میں صاف صاف لکھ دیا کہ ان کا اس بارے میں عقیدہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"بہرحال آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ایمان سے مقصود یہ ہے کہ اللہ پر، اللہ کے رسولوں پر، یومِ آخرت پر، اور قرآن اور صاحبِ قرآن پر لائے اور عمل سے مقصود وہ اعمالِ صالحہ ہیں جنھیں قرآن نے اعمالِ صالحہ قرار دیا ہے۔"